سلسلۂ اشاعت سید العلماء اکادمی - ۲

مصنفہ:

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا
السید علی نقی النقوی مجتہد
طاب ثراہ

○ نام کتاب : شہیدِ انسانیت

○ مصنف : آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولینا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

○ تعداد اشاعت : ایک ہزار

○ [illegible] اشاعت : (تیسرا ایڈیشن) محرم ۱۴۰۹ھ ۔ اگست ۱۹۸۸ء

○ طباعت : ہندستان پرنٹنگ پریس لکھنؤ

○ [illegible] ماہر۔ ڈیزائن ہاؤس خریجی، دہلی

○ نا[illegible] سید العلماء اکادمی (الہند)

[illegible] پینتیس ۳۵ روپے

سید العلماء اکادمی (الہند)

صدر دفتر :-
آرام گاہ سید العلماء۔ عبد العزیز روڈ
لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳ یوپی (انڈیا)

شاخ :
نیشنل کالونی۔ امیر نشان
علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱ یوپی (انڈیا)

معاویہ نے پورے طور پر اقرار کر لیا ہے کہ یزید کی محبت نے اُن کو ہدایت کے راستوں سے اندھا بنا دیا ہے اور اسی فرط محبت نے مسلمانوں کو اُن کے بعد ایسے فاسق و فاجر کے ہاتھوں میں مبتلا کر دیا جس نے اُن کو تباہ و برباد کر دیا (۱)

پھر یہ فطری بات ہے کہ جتنا زیادہ کسی نے ایک مقصد کے لیے ایثار اور کد و کاوش کی ہو اتنی ہی اُسے اپنے اُس مقصد کی کامیابی کی فکر ہوتی ہے اور اُس میں کسی خلل کے واقع ہونے کا قلق ہوتا ہے۔ معاویہ نے یزید کے لیے کیا کچھ کیا اور اس میں اُن کے نزدیک خلل کیا باقی رہ گیا، اس کا تذکرہ انھوں نے خود یزید سے کیا اپنے مرض الموت کی ابتداء میں جبکہ اُنھوں نے اُسے بلا کر کہا:۔ بیٹا میں نے تم کو کوچ اور مقام کی زحمتوں سے بچا دیا اور تمہارے لیے تمام انتظامات مکمل کر دیے اور تمام دشمنوں کے سر تمہارے لیے خم کرا دیے اور تمام قوم عرب کی گردن کو تمہارے واسطے جھکا دیا اور سب کو تمہارے اوپر مجتمع کر دیا ہے مگر مجھے اس خلافت کے مسئلہ میں جو تمہارے لیے مکمل ہو چکا ہے بس قریش کے چار آدمیوں سے کھٹکا ہے۔ حسینؑ بن علیؑ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر (۲)

ظاہر ہے کہ ان آنکھوں کی سوئیوں کے رہ جانے کا معاویہ کو کتنا خیال اور صدمہ ہوگا اور یہ صدمہ اُتنا اتنا بڑھتا جاتا تھا جتنا جتنا اُن کی موت کا وقت قریب آتا جاتا تھا۔

لیکن وہ یزید جس کے لیے انھوں نے یہ سب کچھ کیا تھا اپنے بوڑھے باپ کے آخر وقت پاس موجود بھی نہ تھا (۳) اور دمشق کے باہر مقام حوارین میں رنگ رلیوں میں مصروف تھا (۴) معاویہ نے اپنی حالت دگرگوں پا کر

(۱) حاشیہ صواعق محرقہ ص ۵۸ (۲) طبری ج ۶ ص ۱۷۹ (۳) طبری ج ۶ ص ۱۸۲ (۴) طبری ج ۶ ص ۱۷۳

اُس کے پاس بلانے کے لیے آدمی بھیجا مگر اُس کے آنے میں تاخیر ہوئی تو اُنھوں نے اپنے پولیس افیسر ضحاک بن قیس فہری اور اپنے پہرہ داروں کے سردار مسلم بن عقبہ کو بلا کر کہا کہ جب یزید یہاں آئے تو میری وصیت اُس تک پہونچا دینا اور اُسے تبلانا کہ میرا حکم اُس کے لیے یہ ہے کہ وہ اہل حجاز کے ساتھ مراعات سے کام لے، جو لوگ وہاں سے دارالسلطنت میں آئیں اُن کا اکرام و احترام کیا جائے اور جو وہاں کے اشراف اور بزرگ یہاں سے دور ہیں ان کی بھی وقتاً فوقتاً خبر گیری کی جاتی رہے اور اہل شام کو اپنا دستِ بازو اور اپنا چشم و گوش بنائے رکھے اور انھیں شام کے صوبہ سے باہر زیادہ عرصہ تک نہ رکھا جائے تاکہ اُن میں دوسرے مقامات کے اخلاق و اوصاف سرایت نہ کریں۔ اس کے بعد یہ تبلا دینا کہ مجھے اُس کے خلاف صرف چار آدمیوں سے خوف ہے۔ اوّل حسینؑ بن علیؑ دوسرے عبد اللہ بن عمر تیسرے عبد الرحمٰن بن ابی بکر اور چوتھے عبد اللہ بن زبیر (۱)

اس وصیت سے صاف ظاہر ہے کہ معاویہ بستر مرگ پر بھی اپنے دل میں تمام درد یزید کا لیے ہوئے تھے۔ ان کو نہ اپنی بیماری کا کوئی خیال تھا نہ اپنی تکلیف کا کوئی تصور۔ نہ اپنے انجام کے متعلق کوئی فکر۔ انھیں اس وقت بھی خیال تھا، تصور تھا اور فکر تھی تو یزید کی اور صرف یزید کی۔ اور اس کے ساتھ آخر وقت کی پتھرائی ہوئی نگاہوں میں بھی صورتیں تھیں تو چار جو یزید کے لیے اُن کے نزدیک ایک خطرہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ جن میں سب سے پہلی تصویر حسینؑ کی تھی۔

رجب سنہ ۶۰ھ میں معاویہ دنیا سے رحلت کر گئے (۲) اڑتیس ۳۸

---

(۱) الاخبار الطوال صفحہ ۲۲۳ طبری ج ۶ صفحہ ۱۸۰ (۲) طبری ج ۶ صفحہ ۱۸۰ ارشاد صفحہ ۲۰۷

برس کی عمر میں وہ شام کے گورنر بنے تھے ۵۸ برس کی عمر میں وہ خود مختار خلیفہ ہوئے، اور ۷۸ برس کی عمر میں اب ان کی وفات ہوئی (۱)

بعض مورخین کے بیان کے مطابق اُن کی عمر اس سے کچھ کم ۷۳، یا ۷۵ اور بعض کے نزدیک اس سے زیادہ پچاسی سال کی تھی (۲)

یزید کو اُس کی شکارگاہ میں اس سانحہ کی اطلاع دی گئی جس کو سن کر وہ دمشق پہنچا ایسے وقت جب معاویہ دفن بھی کیے جا چکے تھے۔ باپ کی بچھائی ہوئی مسند اُس کے آنے ہی کی منتظر تھی۔ وہ تخت خلافت پر متمکن ہوا اور تمام اہل شام نے فوراً اُس کی بیعت کر لی۔

---

(۱) کتاب البلدان (۲) طبری ج ۷ ص ۱۸۱